روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 31 مئی 2016ء 23 شعبان 1437 ہجری 31 ہجرت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 123

سنت رسولؐ اور خلفاء کی پیروی

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ جولوگ میرے بعد زندہ رہیں گے وہ بہت سے اختلافات دیکھیں گے ایسے وقت میں تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کی پیروی کرو اور اسے دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لینا۔

(مسند احمد۔ حدیث نمبر 16521)

27 مئی یوم خلافت کے حوالے سے تذکرہ۔ سکینڈے نیوین ممالک کے دورے کی روداد، افضال الٰہیہ کا تذکرہ، مہمانوں کے تاثرات

یہ اللہ کے شکر کا دن ہے اور شکرگزاری کا حق یہ ہے کہ خلافت کے استحکام کی کوشش کرتے رہیں

حقیقی خلافت صرف اپنوں کے خوف ہی امن میں نہیں بدلتی بلکہ غیروں کے خوف کو بھی امن میں بدلتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مئی 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 مئی 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج کے دن جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود کے وصال کے بعد خلافت کا آغاز ہوا اور اس کی مناسبت سے جماعت میں یہ دن یوم خلافت کے طور پر منایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اللہ تعالیٰ کے تمام حقوق ادا کرنا اور بندوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانا بتایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر تم خالص طور پر خدا تعالیٰ کی طرف جھکو گے تو تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے، خدا کی عظمت دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار عملی طور پر کرو، کینہ پروری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی سے پیش آؤ، ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نامعلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

حضور انور نے سکینڈے نیوین ممالک کے اپنے حالیہ دورے کی روداد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ڈنمارک میں میڈیا کے ساتھ کافی انٹرویوز ہوئے، بیوت الذکر کے افتتاح کے علاوہ دو ریسپشنز بھی ہوئیں۔ جس میں دین حق اور قرآن کریم کی صحیح تعلیم اور آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ پیش کرنے کا موقع ملا۔ اکثر نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ آج ہمیں دین حق کی صحیح تعلیم کا پتہ چلا ہے۔ ریسپشن میں ملک کی اہم شخصیات شامل تھیں۔ مہمانوں نے اپنے تاثرات میں کہا کہ خلیفہ کی تقریر سن کر بہت زیادہ دل کو تسکین اور خوشی ہوئی، آج کے اس دور میں ایسے پیغام کی اشد ضرورت ہے۔ یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ لاکھوں احمدی بغیر کسی خوف کے محض دنیا میں امن کے قیام کی خاطر ایک روشن مینار کی طرح کھڑے ہیں۔ یہ کانفرنس زندگی بھر کے لئے ایک یادگار لمحہ کے طور پر ہمیشہ یاد رہے گی۔ خلیفہ کی ساری باتیں پیار، محبت اور ایک دوسرے کے احترام سے متعلق تھیں اور یہی چیزیں امن کی کنجی ہیں۔ دین حق تمام مذاہب کو آزادی دیتا ہے۔ خلیفہ نے یہ واضح کیا کہ برسلز اور پیرس میں ہونے والی دہشت گردی کا دین حق سے کوئی تعلق نہیں، دین حق تو امن کا پیغام دیتا ہے۔ دین حق اور دہشت گردی دونوں ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ آپ کی تقریر سے پتہ چلا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ عیسائیوں اور یہودیوں سے نیک سلوک کرتے تھے۔ آپ کی تقریر بہت متوازن تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ مالمو سویڈن میں بھی 140 سے زائد سویڈش مہمان بیت الذکر کے افتتاح میں شامل ہوئے۔ ملک کی اہم شخصیات اس تقریب میں شامل تھیں۔ تقریب میں شامل مہمانوں نے اپنے تاثرات میں کہا کہ دین حق کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ دین حق کے بارے میں دنیا میں بہت زیادہ منفی سوچ پائی جاتی ہے لیکن آج جماعت احمدیہ کے لیڈر کے صرف اور صرف پیار کے پیغام کو سن کر ہم حیران رہ گئے، ایک مہمان خاتون نے کہا کہ یورپ کے لوگ دین حق اور بیوت الذکر اور دہشت گردی سے خوفزدہ ہیں لیکن خلیفہ نے امن کے متعلق اور لوگوں کی ذمہ داریوں کے حوالے سے بہت اہم باتیں بیان کی ہیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ وہ دوسروں کو ان مقاصد کے بارے میں قائل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ دین حق انسانیت کی خدمت کا مذہب ہے۔ مالمو کے میئر نے کہا کہ اس علاقے میں تعمیر ہونے والی بیت الذکر کو ہم قیام امن کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ خلیفہ کی تقریر نے ثابت کیا کہ نبی کریم ﷺ پُرامن تھے۔ فرمایا کہ سویڈن کے دارالحکومت میں بھی ایک ریسپشن تھی، وہاں بھی اہم شخصیات شامل ہوئیں، وہاں بھی لوگوں نے بڑے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ فرمایا کہ ڈنمارک اور سویڈن میں الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے مجموعی طور پر تقریباً 8 ملین لوگوں تک دین حق کا پیغام پہنچا۔ فرمایا کہ حقیقی خلافت صرف اپنوں کے خوف کو ہی امن میں نہیں بدلتی بلکہ غیروں کے خوف کو بھی امن میں بدلتی ہے اور یہی اکثر مہمانوں کے تاثرات تھے کہ ان کے جو خوف کی حالتیں تھیں وہ یہاں ہمارے فنکشنوں میں آکر امن میں تبدیل ہو گئیں۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود سے ہٹ کر اگر کوئی اس زمانے میں خلافت قائم کرنا چاہتا ہے یا چاہے گا تو ناکام ہوگا اور امن قائم نہیں کر سکے گا۔ پس حضرت مسیح موعود کی جماعت کا قیام اور خلافت کا وعدہ الٰہی وعدہ ہے اور یہ خلافت اور یہ نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ جاری رہنے کے لئے ہے اور جماعت احمدیہ کی ان ترقیات کو کوئی نہیں روک سکتا۔ ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہمیشہ وفا کے ساتھ خلافت احمدیہ کے ساتھ منسلک رکھے۔

آخر پر حضور انور نے مکرم چوہدری فضل احمد صاحب کی نماز جنازہ حاضر، شہید مکرم داؤد احمد صاحب کراچی اور محترم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

داخلہ عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ

عائشہ دینیات اکیڈمی کا قیام 17 مارچ 1993ء کو عمل میں آیا اسی ادارہ میں دینی تعلیم پڑھائی جاتی ہیں۔ جس میں ناظرہ قرآن کریم و ترجمۃ القرآن و کتب احادیث، عربی گرائمر اور عربی بول چال شامل ہیں۔ نصاب دو سال کے کورس پر مشتمل ہے کامیاب ہونے والی طالبات کو سند دی جاتی ہے۔ داخلہ کیلئے کم از کم معیار میٹرک ہے ایف اے اور بی اے پاس خواتین اور بچیاں بھی داخل ہو کر استفادہ کرسکتی ہیں۔ عمر کی کوئی حد مقرر نہیں شادی شدہ خواتین بھی داخلہ لے سکتی ہیں۔ کورس کی کتابیں ادارہ کی لائبریری سے مہیا کی جاتی ہیں۔ تمام درخواستیں عائشہ دینیات اکیڈمی 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء میں بھجوائیں۔

نوٹ: بیرون ربوہ طالبات کو رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ (پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

فارغ التحصیل حافظات توجہ فرمائیں

فارغ التحصیل حافظات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خصوصی طور پر قرآن کریم دہرانے کا اہتمام کریں اور روزانہ کم از کم ایک پارہ منزل دہرائیں روزانہ ایک پارہ منزل دہرانے سے آپ کا حفظ پختہ ہو گا۔ رمضان المبارک کے بعد ہمیں ضرور مطلع فرمائیں کہ اس مبارک مہینے میں کتنا قرآن کریم دہرایا ہے۔ ہمیں آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ (پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

دعا کی خصوصی درخواست

روزنامہ الفضل کے پرنٹر اور پبلشر مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب وڑائچ 30 مارچ 2015ء سے ماہنامہ انصاراللہ کے حوالہ سے ایک جھوٹے مقدمہ میں گرفتار ہیں۔ احباب کرام سے تمام اسیران راہ مولا اور مقدمات میں ملوث تمام افراد کی باعزت رہائی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مشعل راہ

اچھے لوگوں کی دوستی نیکی کی طرف لے جائے گی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون 2004ء میں فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ایک اور جگہ فرماتا ہے کہ (۔) (سورۃ الفرقان آیت: 29-30) کہ اے وائے ہلاکت کاش میں فلاں شخص کو پیارا دوست نہ بناتا اس نے یقیناً مجھے اللہ کے ذکر سے منحرف کر دیا بعد اس کے کہ وہ میرے پاس آیا اور شیطان تو انسان کو بے یار و مددگار چھوڑ جانے والا ہے۔

پس شیطان سے بچنے کیلئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہمیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے۔ اپنی روحانیت کو بڑھانے کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے اور اس زمانے میں جو صحیح طریقے ہمیں دین کو سمجھنے کیلئے بتائے وہ حضرت اقدس مسیح موعود نے ہی بتائے ہیں۔ اس لئے آپ کی کتب پڑھنے کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے۔ یہ بات بھی صحبت صادقین کے زمرے میں آتی ہے کہ آپ کے علم کلام سے فائدہ اٹھایا جائے۔

حضرت مصلح موعود اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ

’’اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان تباہیوں کے اسباب اور بواعث کا ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ انسان ہمیشہ اپنے گندے جلیسوں کی وجہ سے تباہی کے گڑھے میں گرا کرتا ہے۔ وہ پہلے تو اپنے دوستوں کی مصاحبت پر فخر کرتا ہے مگر جب اسے کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ (۔) اے کاش میں فلاں کو اپنا دوست نہ بناتا اس نے تو مجھے گمراہ کر دیا۔ اسی وجہ سے قرآن کریم نے مومنوں کو خاص طور پر نصیحت فرمائی ہے کہ (۔) (توبہ: 119) یعنی اے مومنو! تم ہمیشہ صادقوں کی معیت اختیار کیا کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے گرد و پیش کی اشیاء سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا مگر وہ اپنی دوستی اور ہم نشینی کیلئے ان لوگوں کا انتخاب کرے گا جو اعلیٰ اخلاق کے مالک ہوں گے اور جن کا مطمح نظر بلند ہوگا تو لازماً وہ بھی اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور رفتہ رفتہ اس کی یہ کوشش اس قدم کو اخلاقی بلندیوں کی طرف بڑھانے والی ثابت ہوگی۔ لیکن اگر وہ برے ساتھیوں کا انتخاب کرے گا تو وہ اسے کبھی راہ راست کی طرف نہیں لے جائیں گے۔ بلکہ اسے اخلاقی پستی میں دھکیلنے والے ثابت ہوں گے۔

اس کے بعد پھر حضرت مصلح موعود نے مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک سکھ طالبعلم تھا جس کو حضرت اقدس مسیح موعود سے بڑی عقیدت تھی۔ تو اس نے آپ کو لکھا کہ پہلے تو مجھے خدا کی ہستی پر بڑا یقین تھا لیکن اب مجھے کچھ کچھ شکوک و شبہات پیدا ہونے لگ گئے ہیں۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود نے اس کو جواب دیا کہ تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی دہریت کے خیالات رکھتا ہے جس کا تم پہ اثر پڑ رہا ہے، اس لئے اپنی جگہ بدل لو۔ چنانچہ اس نے اپنی سیٹ بدل لی اور خود بخود اس کی اصلاح ہوگئی۔ فرماتے ہیں کہ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انسان پر کتنا برا اثر پڑتا ہے۔ یعنی یہی حکمت ہے جس کے ماتحت رسول کریم ﷺ جس کسی مجلس میں تشریف رکھتے تھے تو بڑی کثرت سے استغفار فرمایا کرتے تھے۔ (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 481-482)

تو دیکھیں آنحضرت ﷺ بھی استغفار اس کثرت سے پڑھتے تھے۔

پھر ایک حدیث میں روایت ہے اور بہت اہم ہے جس کی طرف والدین کو بھی توجہ دینی چاہئے اور ایسے نوجوانوں کو بھی جو نوجوانی میں قدم رکھ رہے ہوتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ: ’’انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے‘‘۔ یعنی دوست کے اخلاق کا اثر انسان پر ہوتا ہے۔ ’’اس لئے اسے غور کرنا چاہئے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے‘‘۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب۔ باب من یومران مجالس)

(روزنامہ الفضل 7 ستمبر 2004ء)

خلافت دل ہمارا ہے

خلیفہ دل ہمارا ہے خلافت زندگانی ہے
خلافت فصل گل بھی ہے، بہار جاودانی ہے
خلافت اب قیامت تک سہارا غمزدوں کا ہے
خدائی یہ نوشتے ہیں، خدا کی مہربانی ہے
وہ مخزن ہے دعاؤں کا، وہ رہبر رہنماؤں کا
بنا مرشد جئے جانا کہاں کی عقل دانی ہے
خلافت کے بنا دنیا خزاؤں کے اثر میں تھی
خلافت ہے گل تازہ، یہ خوشبو کی روانی ہے
خلافت تیز لہروں میں کھِویّا بھی ہے ناؤ بھی
خلافت تپتے صحرا میں گھٹا کی سائبانی ہے
خلافت باپ کا سایہ، خلافت ماں کی شفقت ہے
خلافت عہد پیری میں عصا کی قدر دانی ہے
خلافت فضل ربانی، خلافت فیض یزدانی
ہمیں ایمان اور صالح عمل کی یاددہانی ہے
مشارق اور مغارب میں عجب قصے محبت کے
خلافت حسن کامل ہے، خلیفہ یار جانی ہے
خلافت کے بنا اپنی سبھی ہستی اُدھوری ہے
خلافت دل کی دھڑکن ہے، دلوں کی راجدھانی ہے
خلافت کو اگر سمجھو بلائے حبس میں لوگو
کبھی باد صبا بھی ہے، کبھی بارش کا پانی ہے
زمانے بھر کو اب ہم نے اسی وحدت پہ لانا ہے
یہی اب طے کیا ہم نے، یہی اب ہم نے ٹھانی ہے
ہمیں لبیک کہنا ہے، خلیفہ کی صداؤں پر
ہمیں شیطاں کے نرغے سے سبھی دنیا چھڑانی ہے
یہی اب ماحصل ٹھہرا فرازؔ اپنی نگارش کا
خلیفہ آسماں سے ہے، خلافت آسمانی ہے

اطہر حفیظ فراز

خطبہ جمعہ

مختلف فقہی امور سے متعلق سوالات کرنے والوں کو حضرت مسیح موعود خود بھی جواب عطا فرمایا کرتے تھے اور بعض دفعہ دوسرے علماء کی طرف بھی بھیج دیا کرتے تھے۔ لیکن بہت سے سوالات ہیں جو بظاہر بہت چھوٹے ہیں اس میں آپ سلسلہ کے علماء کی بھی اصلاح فرمایا کرتے تھے اور بعض دفعہ جب آپ دیکھتے کہ اس مسئلے کا حل کسی ایسے امر سے متعلق ہے جہاں بحیثیت مامور آپ کے لئے دنیا کی رہنمائی کرنا ضروری ہے تو آپ خود وہ مسئلہ بتادیتے

مختلف موقعوں پر مختلف مجالس میں حضرت مسیح موعود نے جو فقہی مسائل بیان فرمائے ہیں ان کو نظارت اشاعت پاکستان نے بڑی محنت سے بعض علماء کے ذریعہ سے یکجا کیا ہے۔ احباب جماعت کو ان مختلف مسائل سے آگاہی کے لئے یہ کتاب لینی چاہئے

سفر میں قصر نماز، نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع کرنے کی صورت میں جمعہ کی نماز سے پہلے سنتوں کے پڑھنے، سفر میں جمعہ کی ادائیگی، خاص مواقع پر چراغاں کرنے اور آتش بازی وغیرہ امور سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود کی عطا فرمودہ رہنمائی کا تذکرہ

مکرمہ امۃ الحفیظ رحمان صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب (مرحوم) سابق امیر ضلع ساہیوال کی وفات۔ مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22۔ اپریل 2016ء بمطابق 22 شہادت 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

حضرت مصلح موعود ایک دفعہ یہ مضمون بیان فرمارہے تھے کہ انسان کے لئے دو چیزوں کی صفائی بہت ضروری ہے جن میں سے ایک سوچ اور فکر ہے اور دوسری لطیف جذبات، نیکی کے جذبات ہیں اور انسان کے گہرے جذبات یعنی جذبات کی حس نہ کہ عارضی جذبے جو قلوب کی صفائی سے پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی مستقل رہنے والے نیک اور پاکیزہ جذبے اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب دل مکمل طور پر صاف ہو۔ اور افکار کی صفائی، یعنی خیال، سوچ اور غور کا ہمیشہ صاف رہنا جسے عربی میں تنویر کہتے ہیں، دماغ کی صفائی سے حاصل ہوتی ہے۔ تنویر اس بات کو کہتے ہیں کہ انسان کے اندر ایسا نور پیدا ہو جائے کہ ہمیشہ صحیح خیال پیدا ہو۔ تنویر کوشش کر کے پاک خیال پیدا کرنا نہیں ہے بلکہ ایسا ملکہ پیدا ہو جائے کہ ہمیشہ صحیح خیالات پیدا ہوتے رہیں۔ کبھی کوئی غلط قسم کے خیالات آئیں ہی نہ۔ اور ظاہر ہے یہ باتیں مسلسل کوشش اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ بہرحال اس بارے میں آپ حضرت مسیح موعود کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود سے میں نے خود سنا ہے۔ بعض دفعہ جب آپ سے کوئی فقہی مسئلہ پوچھا جاتا تو چونکہ یہ مسائل زیادہ تر انہی لوگوں کو یاد ہوتے ہیں جو ہر وقت اسی کام میں لگے رہتے ہیں۔ بسا اوقات آپ فرمایا کرتے کہ جاؤ مولوی نورالدین صاحب سے پوچھ لو یا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کا نام لیتے کہ ان سے پوچھ لو یا مولوی سید احسن صاحب کا نام لے کر فرماتے کہ ان سے پوچھ لو یا کسی اور مولوی کا نام لے لیتے اور بعض دفعہ جب آپ دیکھتے کہ اس مسئلے کا حل کسی ایسے امر سے متعلق ہے جہاں بحیثیت مامور آپ کے لئے دنیا کی رہنمائی کرنا ضروری ہے تو آپ خود وہ مسئلہ بتادیتے۔ مگر جب کسی مسئلے کا جدید اصلاحات سے تعلق نہ ہوتا تو آپ فرمادیتے کہ فلاں مولوی صاحب سے پوچھ لیں اور اگر وہ مولوی صاحب مجلس میں ہی بیٹھے ہوئے ہوتے تو ان سے فرماتے کہ مولوی صاحب یہ مسئلہ کس طرح ہے۔ مگر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ جب آپ کہتے کہ فلاں مولوی صاحب سے یہ مسئلہ دریافت کر لو تو ساتھ ہی آپ یہ بھی فرماتے کہ ہماری فطرت یہ کہتی ہے کہ یہ مسئلہ یوں ہونا چاہئے۔ اور پھر فرماتے کہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ باوجود اس کے کوئی مسئلہ ہمیں معلوم نہ ہو تو اس کے متعلق جو آواز ہماری فطرت سے اٹھے بعد میں وہ مسئلہ اسی رنگ میں حدیث اور سنت سے ثابت ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ چیز ہے جو تنویر کہلاتی ہے۔ تو تنویر اس بات کو کہتے ہیں کہ انسانی دماغ میں جو خیالات بھی پیدا ہوں وہ بھی درست ہوں۔ جس طرح ایک تندرستی تو یہ ہوتی ہے کہ انسان کہے کہ میں اس وقت تندرست ہوں اور ایک تندرستی یہ ہوتی ہے کہ انسان آگے بھی تندرست رہے۔ تو تنویر وہ فکر کی درستی ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں آئندہ جو خیالات بھی پیدا ہوں درست ہی ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ روحانی ترقی کے لئے تنویرِ فکر ضروری ہوتی ہے۔ اسی طرح روحانی ترقی کے لئے تقویٰ وطہارت کی ضرورت ہوتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جو تنویر کے معنی دماغ کی نسبت سے ہیں وہی تقویٰ کے معنی دل کی نسبت سے ہیں۔ لوگ عام طور پر نیکی اور تقویٰ کو ایک چیز سمجھتے ہیں حالانکہ نیکی وہ نیک کام ہے جو ہم کر چکے ہیں یا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان کے اندر آئندہ جو جذبات بھی پیدا ہوں وہ نیک ہوں۔ تو جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ فکر، سوچ اور غور جن کا دماغ سے تعلق ہے، یہ تنویر ہے اور جذبات کا نیکی پر ہمیشہ قائم رہنا تقویٰ ہے۔ اس کا معاملہ دل سے ہے۔ جب بھی کسی انسان کو تنویرِ افکار اور تقویٰ قلب حاصل ہو جائے تو وہ پھر بدی کے حملے سے محفوظ رہتا ہے اور جب بدی کے حملے سے محفوظ رہے تو پھر ایسا انسان اللہ تعالیٰ کے فضل کے نیچے آجاتا ہے۔

(ماخوذ از الفضل 9 مارچ 1938ء صفحہ 2 جلد 26 شمارہ 55)

جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ عام معاملات میں حضرت مسیح موعود بعض سوالات کرنے والوں کو سلسلہ کے دوسرے علماء کی طرف بھیج دیا کرتے تھے لیکن بہت سے سوالات ہیں جو بظاہر بہت چھوٹے ہیں اس میں آپ سلسلہ کے علماء کی بھی اصلاح فرمایا کرتے تھے۔ مثلاً سفروں میں نماز کے قصر کرنے کا معاملہ ہے۔ اس سوال پر کہ کس کو سفر سمجھا جائے اور قصر نماز کے حکم پر عمل کیا جائے، حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میرا مذہب یہ ہے کہ انسان بہت دقتیں اپنے اوپر نہ ڈال لے، (مشکلیں اپنے اوپر نہ ڈالے)۔ عُرف میں جسے سفر کہتے ہیں خواہ وہ دو تین میل ہی ہو اس میں قصر اور سفر کے مسائل پر عمل کرے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ فرمایا کہ بعض دفعہ ہم دو دو تین میل اپنے دوستوں کے ساتھ سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں مگر کسی کے دل میں خیال نہیں آتا کہ ہم سفر میں ہیں۔ لیکن جب انسان اپنی گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے، اپنا سامان اٹھا کر چل پڑتا ہے تو وہ مسافر ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ شریعت کی بناء دقت پر نہیں ہے۔ جس کو تم عُرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے۔

تو یہ بات اس سے واضح ہو جاتی ہے کہ سفر وہ ہے جو آپ سفر کی نیت سے سفر کریں۔ گزشتہ دنوں میں یہاں ایک (بیت الذکر) کے افتتاح، غالباً لیسٹر (Leicester) کی (بیت الذکر) کے افتتاح کے لئے گیا تھا۔ وہاں میں نے عشاء کی نماز پوری پڑھائی۔ اس پر بعض لوگوں کو سوال پیدا ہوا کہ قصر نہیں کروائی گئی۔ اس وقت میرے ذہن میں حضرت مسیح موعود کا یہی ارشاد تھا کہ گٹھڑی اٹھا کر سفر کی

نیت سے جب سفر کیا جاتا ہے تو وہ سفر ہے اور کیونکہ اس قسم کا سفر نہیں تھا اور اسی وقت میں نے واپس آجانا تھا اسی لئے میں نے قصر نہیں کی تھی۔ پھر انما الاعمال بالنیات کو بھی سامنے رکھیں۔ اگر یہ سامنے ہو تو نہ ہی انسان زیادہ دقتیں اپنے اوپر ڈالتا ہے، نہ ضرورت سے زیادہ سہولت کی تلاش کرتا ہے بلکہ مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرنا ہوتا ہے۔

اس کو مزید کھولتے ہوئے حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ہاں …… اپنی نیت کو خوب دیکھ لو۔ ایسی تمام باتوں میں تقویٰ کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص ہر روز معمولی کاروبار یا سفر کے لئے جاتا ہے تو وہ سفر نہیں ہے بلکہ سفر وہ ہے جسے انسان خصوصیت سے اختیار کرے اور صرف اسی کام کے لئے گھر چھوڑ کر جائے اور عُرف میں وہ سفر کہلاتا ہو۔ دیکھو یوں تو ہم ہر روز سیر کے لئے دو دو میل نکل جاتے ہیں مگر یہ سفر نہیں ہے۔ ایسے موقع پر دل کے اطمینان کو دیکھ لینا چاہئے کہ اگر وہ بغیر کسی خلجان کے فتویٰ دے کہ یہ سفر ہے تو قصر کرو۔ اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ (کہ اپنے دل سے فتویٰ حاصل کرو) پر عمل چاہئے۔ پھر فرمایا کہ ہزار فتویٰ ہو پھر بھی مومن کا نیک نیتی سے قلبی اطمینان عمدہ شئے ہے۔ پس نیت اور اپنے دل کا فتویٰ بھی بعض موقع پر لے لینا چاہئے۔ نیت نیک ہونی چاہئے اور اس نیت نیک کے ساتھ دل سے فتویٰ لیا جائے۔

کسی نے سوال کیا کہ جو شخص یہاں مرکز میں آتا ہے وہ قصر کرے یا نہ؟ یہ سوال حضرت مسیح موعود سے کیا گیا اور اب بھی بعض لوگ کرتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مرکز میں جانے پہ قصر نہیں ہے۔ قادیان یا ربوہ جب جاتے تھے یا یہاں بعض لوگ آتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص تین دن کے واسطے یہاں آوے اس کے لئے قصر جائز ہے۔ میری دانست میں جس سفر میں عازم سفر ہو پھر خواہ وہ تین چار کوس ہی کا سفر کیوں نہ ہو اس میں قصر جائز ہے۔ ہاں اگر امام مقیم ہو تو اس کے پیچھے پوری نماز پڑھنی پڑے گی۔ تو مقامی طور پہ جہاں بھی جا رہے ہیں، مرکز ہے یا کہیں بھی امام نماز پڑھا رہا ہے اور وہ وہاں کا رہنے والا امام ہے تو بہرحال وہ پوری نماز پڑھائے گا اور مسافر بھی اس کے پیچھے پوری نماز پڑھے گا۔ فرمایا کہ حکام کا دورہ سفر نہیں ہوتا۔ جو لوگ دَوروں پر جاتے ہیں، افسران ہیں اُن کا سفر، سفر نہیں ہوتا۔ وہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی اپنے باغ کی سیر کرتا ہے۔ خواہ مخواہ سفر کا تو کوئی وجود ہی نہیں۔

حضرت مسیح موعود اپنے (رفقاء) کی بعض دفعہ مسائل کے بارے میں کس طرح اصلاح فرما دیا کرتے تھے، اس بارے میں قاضی امیر حسین صاحب بیان فرماتے ہیں کہ مَیں شروع میں اس بات کا قائل تھا کہ سفر میں قصر نماز عام حالات میں جائز نہیں بلکہ صرف جنگ کی حالت میں فتنہ کے خوف سے جائز ہے اور اس معاملے میں حضرت خلیفہ اول کے ساتھ بہت بحث کیا کرتا تھا۔ قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ جن دنوں میں حضرت مسیح موعود کا گورداسپور میں مقدمہ تھا ایک دفعہ مَیں بھی وہاں گیا۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ وہاں مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور مولوی عبدالکریم صاحب بھی تھے۔ مگر ظہر کی نماز کا وقت آیا تو حضرت مسیح موعود نے مجھے فرمایا کہ آپ نماز پڑھائیں۔ یعنی قاضی صاحب کو کہا۔ کہتے ہیں کہ میں نے دل میں پختہ ارادہ کیا کہ آج مجھے موقع ملا ہے۔ میں قصر نہیں کروں گا بلکہ پوری پڑھوں گا تو اس مسئلہ کا کچھ فیصلہ بھی ہو جائے گا۔ جب پڑھ لوں گا تو آپ ہی حضرت مسیح موعود فتویٰ فرمائیں گے۔ قاضی صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے یہ فیصلہ کر کے اللہ اکبر کہنے کے لئے ابھی ہاتھ اٹھائے ہی تھے اور اس نیت کے ساتھ اٹھائے تھے کہ قصر نہیں کروں گا۔ حضرت مسیح موعود میرے پیچھے دائیں طرف کھڑے تھے۔ آپ فوراً قدم بڑھا کر آگے آئے اور میرے کان کے پاس منہ کر کے فرمایا۔ قاضی صاحب! دو ہی پڑھیں گے ناں؟ تو میں نے عرض کیا حضور دو ہی پڑھوں گا۔ قاضی صاحب کہتے ہیں بس اس وقت سے ہمارا مسئلہ حل ہو گیا اور میں نے اپنا خیال ترک کر دیا۔ تو اس طرح (رفقاء) کا عمل تھا۔ کس طرح شرح صدر کے ساتھ فوری طور پر فیصلے ختم کر دیا کرتے تھے۔

ضمناً یہ بھی بتا دوں کہ حضرت مسیح موعود نے مختلف مواقع پر فقہی مسائل بیان فرمائے ہوئے ہیں۔ یہ نہیں کہ ہر مسئلے کو آپ علماء کی طرف پھیر دیا کرتے تھے، خود بھی بیان فرمایا کرتے تھے۔ ان تمام مختلف موقعوں پر، مختلف مجالس میں آپ نے جو فقہی مسائل بیان فرمائے ہیں ان کو اب نظارت اشاعت پاکستان نے بڑی محنت سے بعض علماء کے ذریعہ سے یکجا کیا ہے جن میں جامعہ کے فقہ کے پروفیسرز اور طلباء بھی شامل ہیں۔ یہ کتاب …… یہاں چھپ گئی ہے اور احباب جماعت کو بھی بہت سارے جو مختلف مسائل ہیں ان سے آگاہی کے لئے یہ کتاب لینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جزا دے جنہوں نے یہ تمام باتیں یا ایسے فقہی مسائل یکجا کئے ہیں اور بڑے اچھے انداز میں جمع اور تدوین کئے ہیں۔ بہرحال وقتاً فوقتاً مجھے بھی موقع ملا تو یہ مسائل بیان کرتا رہوں گا۔

جمعہ کی نماز کے ساتھ اگر عصر کی نماز جمع کی جائے تو پھر جمعہ کی نماز سے پہلے سنتیں پڑھنی چاہئیں۔ اس بارے میں وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک سوال کیا گیا ہے۔ حضرت مصلح موعود سفر میں تھے تو وہاں سوال کیا گیا کہ ابھی جمعہ کی نماز کے وقت بعض دوستوں میں اختلاف ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود کا فتویٰ ہے کہ اگر نمازیں جمع کی جائیں تو پہلی پچھلی اور درمیان کی سنتیں معاف ہوتی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جب نماز ظہر و عصر جمع ہو تو پہلی اور درمیانی سنتیں معاف ہوتی ہیں یا اگر نماز مغرب اور عشاء جمع ہو تو درمیانی اور آخری سنتیں معاف ہو جائیں گی۔ لیکن آپ فرماتے ہیں کہ اختلاف یہ کیا گیا ہے کہ ایک دوست نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ ایک سفر میں میرے ساتھ تھے یعنی حضرت مصلح موعود کے۔ میں نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور جمعہ کی پہلی سنتیں بھی پڑھیں۔ یہ دونوں باتیں صحیح ہیں۔ نمازوں کے جمع ہونے کی صورت میں سنتیں معاف ہو جاتی ہیں یہ بات بھی صحیح ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز سے قبل جو سنتیں ہیں وہ پڑھا کرتے تھے۔ میں نے وہ سفر میں پڑھی ہیں اور پڑھتا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کی نماز سے پہلے جو نوافل پڑھے جاتے ہیں وہ نماز ظہر کی پہلی سنتوں سے مختلف ہیں۔ ان کو دراصل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے اعزاز میں قائم فرمایا ہے۔

سفر میں جمعہ کی نماز پڑھنا بھی جائز ہے اور چھوڑنا بھی جائز ہے۔ یعنی اگر انسان سفر میں ہو تو جمعہ کی نماز بھی پڑھ سکتا ہے اور چھوڑ بھی سکتا ہے اور چھوڑنے کا مطلب یہ نہیں کہ نماز چھوڑ دی بلکہ ظہر کی نماز پڑھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود کو سفر میں جمعہ پڑھتے بھی دیکھا ہے اور چھوڑتے بھی دیکھا ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود ایک مقدمے کے موقع پر گورداسپور تشریف لے گئے ہوئے تھے اور وہاں مصروفیت تھی۔ آپ نے فرمایا کہ آج جمعہ نہیں ہوگا کیونکہ ہم سفر پر ہیں۔ ایک صاحب جن کی طبیعت میں بے تکلفی تھی وہ آپ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ سنا ہے حضور نے فرمایا ہے آج جمعہ نہیں ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول یوں تو ان دنوں گورداسپور میں ہی تھے مگر اس روز کسی کام کے لئے قادیان آئے ہوئے تھے تو اُن صاحب نے خیال کیا کہ شاید جمعہ نہ پڑھے جانے کا ارشاد آپ نے اس لئے فرمایا ہے کہ مولوی صاحب یہاں نہیں ہیں۔ وہ جمعہ پڑھایا کرتے تھے اس لئے کہا کہ حضور! مجھے بھی جمعہ پڑھانا آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہاں آتا ہوگا مگر ہم تو سفر پر ہیں اس لئے آج ظہر کی نماز پڑھ رہے ہیں۔ ان صاحب نے کہا کہ حضور! مجھے اچھی طرح جمعہ پڑھانا آتا ہے اور میں نے بہت دفعہ پڑھایا بھی ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے جب دیکھا کہ ان صاحب کو جمعہ پڑھانے کی بہت خواہش ہے تو فرمایا کہ اچھا آج جمعہ ہو جائے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود کو سفر کے موقع پر جمعہ پڑھتے بھی دیکھا ہے اور چھوڑتے بھی دیکھا ہے اور جب سفر میں جمعہ پڑھا جائے تو مَیں پہلی سنتیں پڑھا کرتا ہوں اور میری رائے یہی ہے کہ وہ پڑھنی چاہئیں اور یہی عمومی طور پر فتویٰ ہے کیونکہ وہ عام سنت سے مختلف ہیں اور جمعہ کے احترام کے طور پر ہیں۔ (الفضل مورخہ 24 جنوری 1942ء صفحہ 1 جلد 20 شمارہ 21)

پس اگر جمعہ پڑھا جا رہا ہے تو پھر جمعہ اور عصر جمع ہونے کی صورت میں بھی دو رکعت سنت جو جمعہ سے پہلے پڑھی جاتی ہیں وہ پڑھنی چاہئیں۔

انسانی زندگی میں خوشی کے مواقع ذاتی بھی آتے ہیں، جماعتی بھی آتے ہیں اور ملکی بھی آتے ہیں اور خوشی کے موقعوں پر ان کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ لیکن بعض لوگ اس میں افراط اور تفریط کا شکار ہو جاتے

ہیں یا خوشی کے اظہار پر بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے یا مذہب کے حوالے سے یا کسی اور نام سے ظاہری اظہار کو بالکل ہی گناہ سمجھا جاتا ہے۔ (دین حق) دونوں صورتوں کی نفی کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود جو اس زمانے میں ہمیں (دینی) تعلیم کے مطابق میانہ روی کے راستوں پر چلانے آئے آپ نے ہمیں ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کے بارے میں، دینی معاملات میں بھی اور دنیاوی معاملات میں بھی رہنمائی فرمائی۔ نماز کا تو مَیں ذکر کر آیا ہوں۔ اب ایک ظاہری دنیاوی خوشی کے موقع پر کس طرح اظہار ہونا چاہئے اس بارے میں آپ نے کیا رہنمائی فرمائی اس کے متعلق حضرت مصلح موعود نے جو حضرت مسیح موعود کے عمل کو ہمارے سامنے رکھا ہے میں پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود سے چراغاں ثابت ہے۔ یعنی جب کوئی خاص موقع ہو تو اس پہ چراغاں کیا جاتا ہے اور اس چراغاں کے بیان کرنے کی وجہ یہ بنی کہ ملکہ وکٹوریہ کی جوبلی پر یا کسی اور موقع پر لوگوں نے چراغاں کیا تو اس پر حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ ملکہ وکٹوریہ کی جوبلی پر بھی چراغاں کیا گیا تھا اور حضرت مسیح موعود سے چراغاں ثابت ہے۔ آپ نے دوبار، ملکہ وکٹوریہ اور غالباً شاہ ایڈورڈ کی جوبلیوں پر چراغاں کرایا یا شاید دونوں جوبلیاں ملکہ وکٹوریہ کی ہی تھیں اور مجھے خوب یاد ہے کہ دونوں مواقع پر چراغاں کیا گیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں چونکہ بچپن میں ایسی باتیں اچھی لگتی ہیں اس لئے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ (بیت) مبارک کے کناروں پر چراغ جلائے گئے اور بنولے ختم ہوئے۔ اس زمانے میں بنولے جلائے جاتے تھے تو حضرت مسیح موعود نے آدمی بھیجا کہ جا کر اور لائے۔ ان میں تیل ہوتا ہے وہ تیل پھر کافی دیر تک جلتا رہتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے مکان پر بھی، (بیت الذکر) میں بھی اور مدرسے پر بھی چراغ جلائے گئے اور میر محمد اسحٰق صاحب نے بھی اس کی شہادت دی ہے۔ اس لئے خالی چراغاں کی مخالفت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بعض لوگ کہتے ہیں جی چراغاں غلط چیز ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میرا عقیدہ ہے کہ حکم و عدل ہونے کی حیثیت میں حضرت مسیح موعود قرآنی نص کے خلاف کوئی بات نہ کرتے تھے اور چراغاں آپ سے ثابت ہے۔ اس کے متعلق گواہیاں بھی موجود ہیں اور الحکم اخبار میں بھی یہ درج ہے۔ اس لئے خاص چراغاں کے متعلق کسی بحث کی ضرورت نہیں کہ کیوں کیا جائے اور کس لئے نہ کیا جائے اور کب کیا جائے۔ فضول خرچی ہے یا فلاں فلاں (باتیں ہیں)۔ بہر حال آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے اس رنگ میں جو خوشی کا اظہار کیا وہ اپنے اندر ایک حکمت رکھتا ہے جیسا کہ مومن کی ہر بات اپنے اندر حکمت رکھتی ہے۔ چراغاں خصوصاً جب وسیع پیمانے پر کیا جائے اور ہر گھر میں کرنا ضروری قرار دیا جائے اس پر اتنا زیادہ خرچہ آجاتا ہے کہ اس کے مقابلے میں اس کا کوئی حقیقی فائدہ نظر نہیں آتا۔ ہاں جہاں اس کی ملکی اور سیاسی ضرورت ہو یا جہاں زیادہ روشنی کی ضرورت ہو وہاں اگر کیا جائے تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے بتایا کہ روایتوں میں آتا ہے کہ حضرت عمر کی طرف سے مسجد میں زیادہ روشنی کا انتظام کیا گیا تو میر صاحب نے اس کی مثال دی کہ (بیت الذکر) میں ضرورت سے زیادہ روشنی کا اہتمام کیا گیا تھا اور آپ فرماتے ہیں کہ (بیت الذکر) ایک ایسی جگہ ہے جہاں زیادہ روشنی کی ضرورت ہے کیونکہ لوگ وہاں قرآن شریف پڑھتے ہیں یا اَور دینی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ پس اگر حضرت عمر نے مسجد میں زیادہ روشنی کا انتظام کیا تو اس میں حکمت تھی۔ ورنہ جہاں تک ہم دیکھتے ہیں (دین حق) میں خوشیاں ایسے رنگ میں منائی جاتی ہیں کہ بنی نوع انسان کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے۔ مثلاً عید ہے اس میں قربانی کرنے سے غریبوں کو گوشت ملتا ہے۔ عید الفطر پر فطرانہ سے غریبوں کو مدد دی جاتی ہے۔ تو (دین حق) میں جہاں بھی خوشی منانے کا حکم دیا ہے اس بات پر زور دیا ہے کہ اسے ایسے رنگ میں منایا جائے کہ ملک اور بنی نوع انسان کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے لیکن چراغاں کی صورت میں کوئی ایسا فائدہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود نے چراغاں کرایا تو وہ ایک سیاسی مصلحت پر مبنی تھا۔ اور اسی طرح بعض اوقات آپ ہمیں آتش بازی بھی لے دیا کرتے تھے تا کہ بچوں کا دل خوش ہو اور فرمایا کرتے تھے کہ گندھک کے جلنے سے جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ صرف بچوں کا دل خوش کرنے کے لئے نہیں بلکہ آتش بازی میں گندھک ہوتی ہے اس کے جلنے سے فضا صاف ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ نے کئی دفعہ ہمیں انار اور پھلجھڑیاں وغیرہ منگوا کر دیں۔ گو یہ ایک قسم کا ضیاع ہے مگر اس میں وقتی فائدہ بھی ہے گو ایسا نمایاں نہیں۔ مگر اس سے بچوں کا دل خوش ہو جاتا تھا اور بچوں کے جذبات کو دبانے سے جو نقصان پہنچ سکتا ہے اس سے بچاؤ ہو جاتا تھا۔ مگر آپ نے ساری جماعت کو آتش بازی چلانے کا حکم نہیں دیا۔ آپ نے جماعت کو یہ نہیں کہا کہ آتش بازیاں کیا کرو۔ اگر بچے کبھی کبھی کر لیں تو کوئی حرج نہیں اور اس نیت سے بھی کیا جائے کہ فضا بھی صاف ہو گی تو دونوں چیزیں مل جاتی ہیں۔ بچے بھی خوش ہو جاتے ہیں اور فضا بھی صاف ہو جاتی ہے۔ بچے اگر تھوڑی سی تفریح کر لیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کے جذبات کو بالکل دبایا نہ جائے۔ بچوں میں یہ احساس بھی رہے کہ ان کی جو کھیل کود کی عمر ہے اس میں (دین حق) ان کے جائز مطالبات کو ردّ نہیں کرتا۔ مثلاً چراغاں ہے، آتش بازی ہے یہ باتیں جہاں انہیں ملک کی مجموعی خوشی میں شامل کرتی ہیں وہاں ان سے ملک سے ایک تعلق کا اظہار بھی ہوتا ہے اور بچوں کی تفریح بھی ہو جاتی ہے۔ پس موقع محل کے لحاظ سے اور اعتدال میں رہتے ہوئے کوئی تقریب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ بچوں پر بچپن سے ہی واضح کر دینا چاہئے کہ (دینی) تعلیم کے دائرے اور ملکی قانون کے دائرے کے اندر رہ کر ہی ہم یہ ساری باتیں کرتے ہیں اور کریں گے۔

حضرت مصلح موعود اپنے بچپن کے دو واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مجھے ہمیشہ یاد رہتا ہے میں چھوٹا بچہ تھا کہ حضرت مسیح موعود ایک دفعہ ملتان تشریف لے گئے۔ مَیں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ میری عمر اس وقت سات آٹھ سال کی تھی۔ اس سفر کے صرف دو واقعات مجھے یاد ہیں۔ آپ فرماتے ہیں یوں تو بعض واقعات مجھے اُس وقت کے بھی یاد ہیں جب میری عمر صرف دو سال کی تھی بلکہ ایک دوست نے ایک واقعہ کی طرف یاددہانی کرائی اور مجھے وہ یاد آ گیا اس وقت میری عمر صرف ایک سال تھی۔ پس آپ فرماتے ہیں کہ مجھے چھوٹی عمر کے بھی بعض واقعات یاد ہیں لیکن اس سفر کی صرف دو باتیں میرے ذہن میں ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ واپسی پر حضرت مسیح موعود لاہور ٹھہرے۔ وہاں ان دنوں مومی تصویریں دکھائی جا رہی تھیں یعنی موم سے تصویریں بنائی جاتی تھیں یا مجسمے سے بنائے جاتے تھے جن سے مختلف بادشاہوں اور ان کے درباروں کے حالات بتائے جاتے تھے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویئر ہاؤس جو اُن دنوں بمبئی ہاؤس کہلاتا تھا انہوں نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ یہ ایک علمی چیز ہے۔ ایسی معلوماتی چیز ہے کہ تاریخ کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔ آپ اسے دیکھنے کے لئے تشریف لے چلیں۔ مگر حضرت مسیح موعود نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھ پر زور دینا شروع کر دیا کہ میں چل کر وہ مومی مجسمے دیکھوں۔ میں چونکہ بچہ تھا حضرت مسیح موعود کے پیچھے پڑ گیا کہ مجھے یہ مجسمے دکھائے جائیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود میرے اصرار پر مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ مختلف بادشاہوں کے حالات تصویروں کے ذریعہ دکھائے گئے تھے جن میں بعض کی موتوں اور بعض کی بیماریوں وغیرہ کا نقشہ کھینچا گیا تھا۔ پس فرمایا ایک تو یہ واقعہ مجھے یاد ہے۔ اب حضرت مسیح موعود نے حامی بھی اس لئے بھری اور صرف اس لئے لے کر گئے کہ بہت سے لوگوں نے اس کی تعریف کی تھی کہ یہ ایک علمی اور تاریخی چیز ہے۔ اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ صرف بچے کی ضد کو دیکھ کر نہیں چلے گئے تھے۔ اگر آپ سمجھتے کہ یہ ایک ایسی بات ہے جو (دینی) تعلیم کے خلاف ہے تو بیشک بچہ ضد کرتا لیکن نہ جاتے۔ پس ایک علمی چیز تھی اس لئے آپ بچے کو ساتھ لے کے دیکھنے کے لئے چلے گئے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ دوسرا واقعہ جو مجھے یاد ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی لاہور کے اندر کسی نے دعوت کی اور آپ اس میں شامل ہونے کے لئے تشریف لے گئے۔ کچھ اثر میرے دل پر بھی ہے کہ دعوت نہیں تھی بلکہ مفتی محمد صادق صاحب یا ان کا کوئی بچہ بیمار تھا اور آپ اسے دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ بہر حال شہر کے اندر سے حضرت مسیح موعود واپس آ رہے تھے کہ سنہری مسجد کی سیڑھیوں کے پاس میں نے ایک بڑا ہجوم دیکھا جو گالیاں دے رہا تھا اور ایک شخص ان کے درمیان کھڑا تھا۔ ممکن ہے وہ کوئی (-) ہو اور جیسے (-) کی عادت ہوتی ہے وہ شاید اپنی طرف سے بے موقع چیلنج دے رہا ہو۔ جب حضرت مسیح موعود کی گاڑی پاس سے گزری تو ہجوم کو دیکھ کر میں نے سمجھا کہ یہ بھی کوئی میلہ ہے۔ چنانچہ میں نے نظارہ دیکھنے کے لئے گاڑی سے اپنا سر باہر نکالا۔ اس وقت کا یہ

واقعہ آج تک مجھے نہیں بھولا کہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص جس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا اور جس پر ہلدی کی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں، وہ بڑے جوش سے اپنے ٹنڈے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر کہتا جارہا تھا کہ مرزا دوڑ گیا، مرزا دوڑ گیا۔

یہ واقعہ ایک اور حوالے سے مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں لیکن یہاں فرماتے ہیں کہ دیکھو ایک شخص زخمی ہے اس کے ہاتھ پر پٹیاں بندھی ہوئی ہیں مگر وہ مخالفت کے جوش میں یہ سمجھتا ہے کہ میں اپنے ٹنڈے ہاتھ سے ہی نعوذ باللہ احمدیت کو ختم کر دوں گا یا احمدیت کو دفن کر آؤں گا۔ یہ کیسی خطرناک دشمنی ہے جو لوگوں کے قلوب میں پائی جاتی ہے اور کس کس طرح انہوں نے زور لگایا کہ لوگ قادیان میں نہ آئیں اور احمدیت کو قبول نہ کریں۔ ایسے کئی لوگ احمدیوں میں موجود ہیں جو حضرت مسیح موعود کے زمانے میں قادیان آنے کے ارادے سے بٹالے تک آئے مگر پھر ان کو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے واپس کر دیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ مَیں نے سنا ہے کہ مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری بھی اسی لئے شروع میں احمدیت قبول کرنے سے محروم رہ گئے۔ جب وہ بٹالہ میں آئے تو مولوی محمد حسین بٹالوی نے ان کو ورغلا کر واپس کر دیا اور یہی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا روزانہ مشغلہ رہتا تھا۔ وہ ہر روز ریلوے سٹیشن پر جا پہنچتے اور جب بعض لوگ قادیان جانے کے ارادے سے اترتے تو وہ انہیں کہتے کہ وہاں جا کر کیا لوگے۔ وہاں گئے تو ایمان خراب ہو جائے گا۔ اور کئی لوگ انہیں عالم سمجھ کر واپس چلے جاتے اور خیال کرتے کہ مولوی محمد حسین صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں یہ سچ ہی ہوگا۔ (ماخوذ از الفضل 24 جنوری 1943 صفحہ 3 جلد 31 شمارہ 21) تو یہ سب کچھ (-) کی مخالفت کی وجہ سے تھا۔ انہوں نے عوام کو بھی اس حد تک بھڑکا دیا تھا کہ وہ ٹنڈا بھی بیچارہ نعرے لگا رہا تھا۔......

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اپنے اندر وہ حقیقی تبدیلی پیدا کریں جو حضرت مسیح موعود ہم میں چاہتے ہیں اور حقیقی (مومنوں) کا نمونہ بنیں۔ اپنے خیالات اور سوچوں میں بھی روشنی پیدا کریں اور اپنے دلوں کو بھی تقویٰ سے بھریں۔

آج بھی جمعہ کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرمہ امۃ الحفیظ رحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب سابق امیر ضلع ساہیوال کا ہے۔ 15/ اپریل 2016ء کو ان کی وفات ہوئی (-)۔

آپ حضرت میاں عظیم اللہ صاحب (رفیق) حضرت مسیح موعود کی بہو اور حضرت شیخ حسین بخش صاحب (رفقاء) حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ آپ کے والد محترم ملک محمد خورشید صاحب تعمیر کمیٹی ربوہ کے ابتدائی سیکرٹری تھے۔ لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ ساہیوال خدمت کی توفیق پائی۔ بڑی متوکّل، دعا گو، عبادت گزار، مہمان نواز، غریب پرور، مالی قربانی کرنے والی، خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والی، صابر شاکر خاتون تھیں۔ ساہیوال میں اسیران کے جب واقعات ہوئے ہیں تو اس وقت ان کے میاں امیر ضلع تھے اور بہت سے لوگ ملاقات کے لئے ان کے پاس آتے تھے تو ان کی مہمان نوازی کرتیں۔ ان کے شوہر ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب تقریباً چالیس سال تک جماعتی خدمات سرانجام دیتے رہے اور انہوں نے بڑی خوش اسلوبی سے ان کا ہاتھ بٹایا۔ مرکز سے آنے والے مہمانوں کا بھی بڑا خیال رکھتیں۔ ساری اولاد کی اس رنگ میں تربیت کی ہے کہ سب خلافت کے ساتھ اخلاص اور فدائیت کا گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی نیکیوں پر قائم کرے اور آئندہ نسلوں کو بھی جماعت کے لئے مفید وجود بنائے۔

اردو کے ضرب المثل اشعار

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیرِ اُمم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل طاؤس و رُباب آخر

....

تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو
دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں

مکرم جمیل احمد خان صاحب

ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی شہید کی چند یادیں

اگست 2007ء میں ہم سب کو منان نے میر پور خاص بلایا ہوا تھا۔ چونکہ آموں کا موسم بھی پورے جوبن پر تھا۔ ایک دن کہنے لگے کہ چلیں جیلے بھائی آپ کو نگر پارکر کی سیر کرالائیں۔ پہلے تو میں نے کہا وہ تو بہت دشوار گزار سفر والا علاقہ ہے۔ وہاں کیا سیر ہوگی۔ وہاں تو پہنچنا ہی بہت مشکل ہے۔ کیونکہ میں 1969ء میں اپنے آفس کی طرف سے اس علاقے کا سروے کرنے گیا تھا۔ نگر پارکر میں ہمیں قیام کرنا تھا۔ یہ صحرائی علاقہ تھا۔ جیپ گاڑیوں کے لئے باقاعدہ روڈ نہیں تھی۔ جیپ گاڑی چلنے کے لئے راستہ نہایت کٹھن تھا۔ یہ گاؤں پاکستان اور ہندوستان کے عین بارڈر پر واقع ہے۔

مٹھی گاؤں تک پہنچنے تک شام بھی تقریباً ڈھل چکی تھی۔ مٹھی میں ہمارا جماعتی ریسٹ ہاؤس بھی ہے۔ یہاں منان اور دوسرے ہمسفر چند ساعت کے لئے رکے۔ نماز وغیرہ پڑھی اور ہمیں مٹھی میں رات گزارنے کا کہہ کر خود نگر پارکر جلد سے جلد پہنچنے کے لئے رات کے سناٹے میں بھی سفر جاری رکھا اور ہمیں کہا آپ اور بچے تھک گئے ہوں گے اس لئے آپ لوگ رات یہیں آرام کریں اور صبح نگر پارکر آجائیں۔ میر پور خاص سے نگر پارکر تقریباً 280 کلومیٹر کی مسافت پر ہے۔ ضلع تھرپارکر کے مریضوں کا طبی معائنہ اور طبی سہولتیں بہم پہنچا کر دم لینا اور اس پر بے انتہا خوشی اور سکون محسوس کرنا اور ان غریب، نادار لوگوں کو گلے لگا لگا کر پیار اور تسلیاں دینا منان کی سرشت میں شامل تھا۔ اس لئے یہاں کے لوگ بھی منان کو نیک فرشتہ سیرت دیوتا کی طرح مانتے تھے۔

منان کی طبیعت میں بہت سادگی تھی۔ قادیان کے جلسہ سالانہ سے واپسی پر لاہور واہگہ بارڈر سے فون کرتے ہیں کہ میں آپ لوگوں کے پاس لاہور میں کچھ دیر کے لئے بھی ٹھہر نہیں سکتا۔ جیسا کہ میرا ارادہ تو تھا لیکن مجھے چونکہ جلد سے جلد میر پور خاص پہنچنا ہے۔ اس لئے واہگہ بارڈر سے ہی سیدھا ٹرین سے میر پور خاص کے لئے روانہ ہو رہا ہوں۔ اگر آسانی سے ممکن ہو سکے تو ٹرین پر کھانا بھجوا دیں۔ میرے ساتھ دو اور لوگ بھی ہیں۔ سادہ سا کھانا پہنچا دیا گیا۔ جس کے لئے میر پور خاص پہنچنے تک متعدد بار ٹرین سے ہی فون کیا کہ کھانا بہت عمدہ ہے۔

منان شہید کو ہماری فیملی سے بے پناہ محبت تھی۔ کیونکہ میری مسز فریدہ جمیل نے اس بچے کی پرائمری تعلیم سے لے کر انٹر کلاس تک خاص طور پر نگہداشت کی تھی اور میر پور خاص میں ان کے ساتھ ایک لمبا عرصہ گزارا تھا بہت نزدیکی رشتہ بھی تھا۔ اس لئے اسے ہماری فیملی کے ہر بچے سے بہت پیار تھا۔ فون پر میر پور خاص آنے کی دعوت دیتے رہتے تھے۔ میرے بیٹے اسامہ (سینئر) کو اس کی خواہش پر ولایت پڑھنے کے لئے بھیجا۔ جب میرے بیٹے اسامہ نے F.Sc Medical کیا تو ایک موقعہ پر اسامہ سے کہا کہ ہم لوگ میر پور خاص میں میڈیکل کالج کھلوانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے تم یہاں آکر (MBBS) میں داخلہ لے لینا۔ ہمارے بچوں کو تعلیم کے بارے میں ہر وقت مفید مشوروں سے بھی نوازتے رہتے تھے۔

مسز منان شہید (امۃ الشافی) نے مجھے کہا کہ اسامہ نے اپنے بابا کا جنازہ پڑھنا ہے۔ جلدی میں گھر سے اس کے لئے شلوار قمیض لانا بھول گئی ہوں۔ اس لئے آپ اس کے لئے یہیں ربوہ سے شلوار قمیض لے آئیں۔ میں لینے کے لئے گیا۔ دکانیں زیادہ تر بند تھیں اور کچھ بند ہو رہی تھیں۔ تلاش کرنے پر ایک دکان سے شلوار قمیض مل گیا۔ میں نے دکاندار سے کہا کہ اگر سائز چھوٹا یا بڑا ہوا تو کیا تبدیل ہو جائے گا۔ جواب میں کہا کہ اگر جلد تبدیل کرنے آجائیں تو ممکن ہوگا۔ کیونکہ ہم لوگوں نے منان شہید کا جنازہ پڑھنا ہے اس لئے تھوڑی دیر بعد ہم دکان بند کر رہے ہیں۔ میں نے کہا اسی کے بیٹے کے لئے ہی یہ شلوار قمیض لے کر جارہا ہوں۔ یہ سنتے ہی وہ کہنے لگے آپ کوشش کر کے ذرا جلدی آجائیں ہم ضرور تبدیل کر دیں گے اور پھر میرے سے سوٹ کی قیمت لینے سے انکار کرنے لگے۔ میرے بار بار اصرار کرنے پر آخر قیمت لے لی وہ بھی قیمت خرید۔ اس دن مرکز کی کوئی ایک دکان بھی ایسی نہ تھی جو جنازے کے وقت بند نہ تھی اور تقریباً مرکز کے تمام احباب سب کے سب ہی منان شہید کا جنازہ پڑھنے کے لئے شامل تھے۔ یہ تھا بے پناہ محبت کا خاص اظہار مرکز کے لوگوں کا ہردلعزیز منان شہید کے ساتھ۔

جب منان شہید کے جسد مبارک کو آخری دیدار کے لئے اندرون خانہ لایا گیا۔ میں نے مشاہدہ کیا کہ چہرے پر انتہائی خوبصورت معصوم مسکراہٹ تھی اور مجھے معاً خیال آیا۔ والدہ بوڑھی ہیں اور بچے بھی ابھی چھوٹے ہیں۔ کیا بنے گا۔ اسی لمحے منان شہید کے چہرے پر پلٹ کر دوبارہ نظر جاتی ہے اور ایسا لگا کہ منان شہید مسکراتے ہوئے یہ کہہ رہا ہے کہ جیلے بھائی اللہ مالک ہے۔

خدا تعالیٰ غریق رحمت فرمائے اور آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام دے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

رمضان تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔روزہ کا اجر عظیم ہے

صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس اُنزل فیہ القرآن (سورۃ البقرہ:186) میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں ...... میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جارہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہوسکتا تھا اور اگر اُس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔

اوقات سحر و افطار ربوہ

رمضان المبارک 1437ھ بمطابق جون، جولائی 2016ء

دعا افطار: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

رمضان المبارک	تاریخ	دن	اختتام سحر	وقت افطار
1	7جون	منگل	3 : 23	7 : 14
2	8جون	بدھ	3 : 23	7 : 15
3	9جون	جمعرات	3 : 23	7 : 15
4	10جون	جمعہ	3 : 23	7 : 16
5	11جون	ہفتہ	3 : 22	7 : 16
6	12جون	اتوار	3 : 22	7 : 16
7	13جون	سوموار	3 : 22	7 : 17
8	14جون	منگل	3 : 22	7 : 17
9	15جون	بدھ	3 : 22	7 : 18
10	16جون	جمعرات	3 : 22	7 : 18
11	17جون	جمعہ	3 : 22	7 : 18
12	18جون	ہفتہ	3 : 22	7 : 19
13	19جون	اتوار	3 : 22	7 : 19
14	20جون	سوموار	3 : 22	7 : 19
15	21جون	منگل	3 : 23	7 : 19
16	22جون	بدھ	3 : 23	7 : 20
17	23جون	جمعرات	3 : 23	7 : 20
18	24جون	جمعہ	3 : 23	7 : 20
19	25جون	ہفتہ	3 : 24	7 : 20
20	26جون	اتوار	3 : 24	7 : 20
21	27جون	سوموار	3 : 24	7 : 20
22	28جون	منگل	3 : 25	7 : 20
23	29جون	بدھ	3 : 25	7 : 20
24	30جون	جمعرات	3 : 25	7 : 20
25	یکم جولائی	جمعہ	3 : 26	7 : 20
26	2 جولائی	ہفتہ	3 : 27	7 : 20
27	3جولائی	اتوار	3 : 27	7 : 20
28	4جولائی	سوموار	3 : 28	7 : 20
29	5جولائی	منگل	3 : 28	7 : 20
30	6جولائی	بدھ	3 : 29	7 : 20

مرتب کردہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15,20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

3 جون 2016ء

5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:35 am درس
6:05 am یسرنا القرآن
6:20 am پارلیمنٹ ہاؤس میں استقبالیہ تقریب 11 جون 2013ء
7:25 am سپینش سروس
8:00 am پشتو مذاکرہ
8:15 am قرآن سب سے اچھا
8:45 am ترجمۃ القرآن کلاس
9:50 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
12:00 pm دعوت الی اللہ سیمینار جرمنی 29 جون 2013ء
12:45 pm اوپن فورم
1:20 pm راہ ہدیٰ
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm دینی و فقہی مسائل
5:00 pm خطبہ جمعہ Live
6:35 pm تلاوت قرآن کریم
6:50 pm سیرت النبی ﷺ
7:35 pm بنگلہ سروس
Shotter Shondhane
8:40 pm براہین احمدیہ
9:20 pm خطبہ جمعہ 3 جون 2016ء
10:35 pm یسرنا القرآن
11:00 pm الحوار المباشر Live

4 جون 2016ء

1:00 am عالمی خبریں
1:25 am اوپن فورم
2:00 am خطبہ جمعہ 3 جون 2016ء
3:20 am راہ ہدیٰ
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:55 am دعوت الی اللہ سیمینار جرمنی
6:30 am براہین احمدیہ
7:10 am خطبہ جمعہ 3 جون 2016ء
8:20 am راہ ہدیٰ
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:10 am منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
11:35 am الترتیل
12:05 pm حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے خطاب 7 جون 2015ء
1:05 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm سٹوری ٹائم
2:00 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ 3 جون 2016ء
5:15 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm الترتیل
6:00 pm انتخاب سخن Live
7:00 pm بنگلہ سروس
8:00 pm رمضان المبارک کی برکات و اہمیت
9:00 pm راہ ہدیٰ Live
10:45 pm الحوار المباشر Live

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel:061-6779794,061-6563536

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER Exchange Co,"B" PVT. LTD.
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

Study in Europe
Sweden → Without IELTS.
Poland → Annual Tuition fee is only € 2500 To 3500
Holland → Visa is the responsibility of the University.
Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore,
Tel +92-42-35177124,331-4482511
+92-302-8411770 (Also on Viber)
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon
Student Can Join our IELTS / iTEP classes

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 31 مئی

طلوع فجر 3:26
طلوع آفتاب 5:02
زوال آفتاب 12:06
غروب آفتاب 7:11
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 41 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت 26 سنٹی گریڈ
موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

31 مئی 2016ء

6:20 am حضور انور سے انٹرویو
8:00 am خطبہ جمعہ 9 جولائی 2010ء
9:55 am لقاء مع العرب
12:00 pm گلشن وقف نو
1:55 pm سوال و جواب 9 جولائی 1995ء
4:00 pm خطبہ جمعہ 27 مئی 2016ء (سندھی ترجمہ)

ربوہ کا خوشگوار موسم

مورخہ 30 مئی 2016ء کو علی الصبح ٹھنڈی ہوا اور ہلکی بوندا باندی ہوئی جس سے ربوہ کا موسم خوشگوار ہوگیا، اور موسم کی بڑھتی ہوئی شدت میں کمی آگئی ہے۔

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیوپیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
فون: 047-6211510
0344-7801578
سراج مارکیٹ ربوہ

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

FR-10